تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر
کالم : ذہن کی دنیا

دوروں کی بیماری قابل علاج ہے

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

سلیم کوئی تیرہ یا چودہ سال کا ہوگا کہ اس وقت اسے پہلا دورہ پڑا، یہ کمرے میں کھڑا کچھ سوچ رہا تھا اچانک گر گیا، اس کے ہاتھ پیر اکڑ گئے، منہ ٹیڑھا ہوگیا، اور منہ سے جھاگ آنے لگا، آنکھوں کی پتلیاں اوپر چڑھ گئیں، تین سے چار منٹ تک یہی کیفیت رہی، اس کے بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا، یہ بہت کمزوری محسوس کرنے لگا اور خاموش ہوگیا، ہم نے بات کی تو اس نے مختصر جواب دیا، اس وقت اس کی آواز میں بھی تبدیلی محسوس ہوئی۔

ایک ہفتہ بعد پھر یہی کیفیت ہوگئی اور اسے دوسرا دورہ پڑ گیا۔ جب سے اب تک ایک ماہ میں دو یا تین دورے پڑ جاتے ہیں۔

سلیم کو اس کی بہن ہسپتال لے کر آئی تھیں، انہوں نے بتایا کہ دس سال سے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس دوران گھر کے قریب جو ڈاکٹر تھے ان سے علاج ہوتا رہا۔ دماغ کے ماہر معالج کو ابھی تک نہیں دکھایا تھا، پہلے کم دورے پڑتے تھے وقت کے ساتھ دوروں کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا، دورانیہ بھی بڑھ گیا، پہلے یہ دورہ چند منٹ کا پڑتا تھا اور اب دس دس منٹ تک جسم میں جھٹکے لگتے رہتے ہیں۔

سلیم کے بچپن کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ ان کے والد سرکاری ملازم اور والدہ گھریلو خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت پر کافی توجہ دی، اسے اسکول میں داخل کروایا مگر یہ وہاں بیٹھتا نہیں تھا، بھاگ کر گھر آجاتا۔ بڑی مشکل سے دوسری جماعت تک پڑھا۔ دراصل اسکا ذہن کمزور تھا جس کے سبب سبق یاد نہیں ہوسکا۔ بے چارے کی اسکول میں پٹائی بھی خوب ہوئی والدین نے مجبور ہوکر اسکول بھیجنا چھوڑ دیا تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ مدرسے بھیجیں شاید وہاں پڑھ لے لیکن وہاں بھی نہ پڑھ سکا اور مدرسے میں بھی مار کھائی۔ ایک تو ذہن کمزور دوسرے استاد کا سخت ترین رویہ، بے چارے بچے کے دماغ پر دباؤ بڑھتا گیا اور شخصیت بھی خراب ہوتی رہی۔ اس کے بعد تو وہ محلے کے بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا اور اسی طرح وقت گزرتا۔ گھر والے بھی مطمئن ہوگئے کہ بچہ کھیل رہا ہے پڑھائی وغیرہ کا دباؤ نہیں رہا، گھر والوں نے اس حوالے سے فکر کرنی چھوڑ دی۔ وہ والدین کا کہنا مان لیتا بہن بھائیوں سے بھی جھگڑا وغیرہ نہیں ہوتا سب ہی سے تعلقات اچھے رہے۔ یہ آٹھ بہن بھائی ہیں۔ 6 بھائی اور 2 بہنیں۔ سب کی شادیاں ہوچکی ہیں۔ بھائی مختلف اداروں میں ملازمت کررہے ہیں۔ یہ سب سے چھوٹا ہے اسے گھر کے قریب ایک دکان کروادی ہے جہاں بچوں کی چیزیں بیچتا ہے۔ اس کی زندگی کسی حد تک معمول پر آگئی تھی کہ اسے دوروں کی شکایت ہوگئی۔ یہ دورے ہوتے ہیں، کچھ لوگ اسے مرگی (Epilepsy) کہتے ہیں۔ اس بیماری کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں عام ہیں مثلاً یہ ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں یا ان لوگوں پر تھوڑی دیر کے لئے کوئی جن کا قبضہ کرلیتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لاعلاج مرض ہے یا ایسے لوگوں کو روحانی عامل کے پاس لے جانا چاہیے۔ ہمارے پاس اس ذہنی مرض کا شکار ایسے بہت سے لوگ آتے ہیں، جو سالوں سے ادھر اُدھر گھوم پھر کر اپنے مرض کو لاعلاج سمجھ بیٹھتے ہیں کیونکہ اس مرض کے علاج میں سائیکاٹرسٹ کے مشورے سے ادویات کھانی بہت اہم ہیں اور ادویات سے یہ مرض قابو میں رہتا ہے۔ دورے پڑنے رُک جاتے ہیں۔ سلیم کے درست علاج میں بہت تاخیر ہوچکی تھی اس کے باوجود بیماری پر قابو پا لیا گیا۔

دورے روکنے کی ادویات کم از کم دو سال تک کھانی چاہیے۔ اس کے بعد ڈاکٹر دوا کو رفتہ رفتہ کم کر کے بند کرتے ہیں۔ عموماً دورے دوبارہ نہیں پڑتے البتہ کچھ مریضوں میں دورے پھر پڑتے ہیں، تب دو تین سال کے لئے مزید دوا کھانا پڑتی ہے۔

اب سلیم کی کیفیت پہلے کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ دوروں پر قابو پا لیا گیا ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی